السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(یارزالذین بین المسجدین کماتارزالحیۃ فی جحرہا" (مسلم ص 87"

(لایزال من امتی امۃ قائمۃ بامراللہ وہم بالشام" (بخاري جلد2ص 176"

علماء حنفیہ مذاہب اربعہ کی صحت پر یہ احادیث اربعہ مذکورہ پش کرتے ہیں۔ وجہ استدلال یہ ہے کہ مسجد نبوی ﷺ۔ ومسجد بیت اللہ۔ میں اوریمن وشام میں وکل ععرب میں چارمذہب جاری ہیں۔ لہذا بفرمان آپ ﷺ ہمارے چارمذاہب حق ہیں۔ عرض خدمت یہ ہے کہ اگران کی وجہ استدلال ثواب وحق ہے۔ تولوجہ آئندہ پرچہ میں اظہار کریں۔ ورنہ احادیث مذکورہ کا مطلب واضح کرکے پرچہ میں شائع کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ابدالی والی روایت میں سے کوئی بھی صحیح نہیں شیخ السلام نے الفرقان میں مفصل لکھا ہے۔ واضح دلیل اروایات کے ضعیف بلکہ غلط ہونے ک اس میں یہ ہے کہ حضرت علیرضی اللہ تعالیٰ عنہ اورمعاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لڑائی میں اہل شام یقینا غلطی پرتھے۔ اگرابدال شام مامور من اللہ ان میں ہوتے۔ توان کا غلطی پر رہنا یا ان کو غلطی پر سمجھنا صحیح نہیں ہوتا۔ پہلی روایت کا مطلب یہ ہے کہ قریب قیامت کے جب دنیا میں کفر وضلالت پھیل جائے گا۔ اس وقت دین سکڑکر صرف حجازمیں آجائے گا۔ لیکن ابھی وہ وقت نہیں آیا۔ دوسری حدیث میں اہل العرب (باللمھلہ) نہیں بلکہ اہل الغرب (بالمجعہ) ہے۔ جس کے کئی ایک معنی ہیں۔ (شرح نووی) علاوہ اس کے ظاہرین علی الحق کے معنی ہیں مسلطین علی الحکومت جوبالکل صحیح ہے۔ اس سے مذاہب اربعہ کی صحت ثابت نہیں۔ اس قسم کی سب رویات کا صحیح مفہوم وہی ہے جوایک حدیث میں یوں آیا ہے: "لاتزال طائفۃ من امتی منصورین علی الحق لایضر ہممن خذلہم " ''یعنی ایک جماعت امت محمدیہ ﷺ میں سے ہمیشہ حق پر غالب رہے گی۔ جن کوکوئی بھی ضرر نہ دے گا۔'' یہ طائفہ بے شک اس قابل ہے کہ اس کو برحق کہا جائے۔ یہ کون لوگ ہیں۔ اس سوال کا جواب دینے کےلئے قرآن وحدیث کے صفحات بھرے پڑے ہیں مَّن يُطِعِ الرَّ‌سُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّـهَ اور

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّـهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّـهُ وَيَغْفِرْ‌ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّـهُ غَفُورٌ‌ رَّ‌حِيمٌ ٣١ سورة آل عمران

جس کا خلاصہ یہ ہے کہ سب کچھ اتباع سنت میں ہے۔

پندارسعدی کرراہ صفا   تواں رفت جزور پے مصطفےٰ ﷺ

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص388

محدث فتویٰ